حرمین شریفین سے ہماری محبت ایمان کا حصہ ہے

''مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں، جب جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم درد محسوس کرنے لگتا ہے'' یہ فرمان نبوی ﷺ ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن سعودی عرب کی جانب سے پاکستان میں آنے والی ہر آفت کے بعد سعودی عرب کی جانب سے متاثرین کیلئے آنے والی امداد اور خادم الحرمین الشریفین کی جانب سے فراخ دلانہ تعاون نے ثابت کیا ہے کہ پاکستان کے دکھ اور درد کو سعودی عرب اپنا دکھ اور درد سمجھتا ہے۔ ضروریات زندگی سے لدے جہازوں سے لے کر ریسکیو اور میڈیکل سروسز اور فیاضانہ امدادی سرگرمیوں تک سعودی عرب نے نہ صرف اپنا فرض نبھایا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ دونوں برادر ممالک کے مابین عقیدے کا ایک مضبوط رشتہ بھی قائم ہے۔

سعودی عرب اور اس کے فرمانروا ہمارے دلوں میں بستے ہیں اس لئے کہ انہوں نے قرآن و سنت کو اپنا دستور جانا ہے اور ہمیشہ اسی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ترقی کی منزلوں کو طے کیا ہے۔ ایک اسلامی رفاہی مملکت کے طور پر سعودی عرب کو کھڑا کرنے میں سعودی حکمرانوں نے کسی بھی طرح کی کوئی کسر نہیں چھوڑی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بین المذاہب مکالمے کے عمل کو شروع کر کے خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے دنیا کو تصادم سے بچانے کا بیڑا اٹھا کر ثابت کیا ہے کہ صرف انہی کی قیادت میں یہ صلاحیت موجود ہے جو مذاہب کے مابین تصادم کی جانب بڑھتے ہوئے حالات کے سامنے بند باندھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

سعودی عرب کی جانب سے گزشتہ اور حالیہ سیلاب کی تباہی کے بعد آنے والی مسلسل امداد پر سعودی عرب کی حکومت اور سعودی عرب کے عوام کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے کیونکہ ان کی امداد کبھی بھی مادی اور سیاسی مفادات کیلئے نہیں ہوتی بلکہ وہ ضرورت اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہوئے دنیا بھر میں ہونے والے رفاہی کاموں میں سب سے آگے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سعودی عرب کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے۔